مؤلف: مولانا غیاث احمد رشادی

صدر صفا بیت المال انڈیا، بانی و محرک منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاق

فہرست

☆☆☆☆☆

علم اور عالم

(۱) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَـؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (۳۱/البقرة)

اور علم دے دیا اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کردیں پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھ کو اسماء ان چیزوں کے اگر تم سچے ہو۔ (حضرت آدم علیہ السلام کا علم)

(۲) وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ. (۱۰۲/البقرة)

اور ایسی چیزیں سیکھ لیتے ہیں جو ان کو ضرر رساں ہیں اور ان کو نافع نہیں ہیں اور ضرور یہ (یہودی) بھی اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اسکو اختیار کرے ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور بیشک بری ہے وہ چیز (یعنی سحر و کفر) جس میں وہ لوگ اپنی جان دے رہے ہیں کاش انکو اتنی عقل ہوتی۔ (علم سحر سے متعلق ہے)

(۳) وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (۱۲۰/البقرة) اور اگر آپ ان کے خواہشات کی اتباع کرنے لگیں علم (قطعی ثابت بالوحی) آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نا یار نکلے نہ مددگار۔

(۴) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيم (۱۲۹/البقرة)

اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو پاک کردیں بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام۔ (تعلیم دینے والے پیغمبر)

(۵) يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُوْلُواْ الْأَلْبَاب. (۲۶۹ البقرة)

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بیشک اسکو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

(۶) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيل (۴۸ آل عمران)

(کتب سماویہ اور حکمت کی تعلیم)

اور اللہ تعالی ان کو تعلیم فرماویں گے آسمانی کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور توریت اور انجیل۔

(۷) هَاأَنتُمْ هَؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (۶۶/آل عمران)

ہاں تم ایسے ہو کہ ایسی بات میں تو حجت کر ہی چکے تھے جس سے تم کو کسی قدر تو واقفیت تھی سو ایسی بات میں کیوں حجت کرتے ہو جس سے تم کو اصلا واقفیت نہیں؟ اور اللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔(اہل کتاب کو بغیر علم کے حجت کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے)

(۸) مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَاداً لِّي مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ(۷۹/ آل عمران)

کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالی اس کو کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمائیں پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا تعالی کو چھوڑ کر، لیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ پڑھتے ہو۔(صاحب کتاب وفہم ونبوت مشرک نہیں ہوسکتے)

(۹) وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ (۸۱/آل عمران)

اور جب کہ اللہ تعالی نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو مصدق ہو اس کا جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔

(۱۰) لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ(۱۶۴/آل عمران)

حقیقت میں اللہ تعالی نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالی کی آیتیں پڑھ پڑھ سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں ہیں۔

(۱۱) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكاً قَالُوَاْ أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲۴۷/ البقرۃ)

اوران لوگوں سے ان کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے، کہنے لگے ان کو ہم پر حکمرانی کا کیسے حق حاصل ہوسکتا ہے؟ حالانکہ بہ نسبت ان کے ہم حکمرانی کے زیادہ مستحق ہیں اوران کوتو کچھ مالی وسعت بھی نہیں دی گئی ان پیغمبر نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے مقابلے میں ان کو منتخب فرمایا ہے اور علم اور جسامت میں ان کو زیادتی دی ہے اور اللہ تعالی اپنا ملک جسکو چاہیں دیں اور اللہ تعالی وسعت دینے والے ہیں جاننے والے ہیں۔

(۱۲) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكاً عَظِيماً (۵۴/النساء)

(خاندان ابراہیم صاحب علم وکتاب) یا دوسرے آدمیوں سے جلتے ہیں جو اللہ تعالی نے انکو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں سو ہم نے حضرت ابراہیم کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے اور علم بھی دیا ہے اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے۔

(۱۳) وَأَنزَلَ اللّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً.(۱۱۳/النساء)

اور اللہ تعالی نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالی کا بڑا فضل ہے۔(حضور ﷺ صاحبِ علم وکتاب)

(۱۴) وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ (۱۱۰/ المائدة)

اور جب کہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور توریت اور انجیل کی تعلیم کی۔(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علم)

(۱۵) أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ .(۸۹/الانعام)

یہ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی۔(پیغمبروں کا علم)

(۱۶) وَمَا قَدَرُواْ اللّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُواْ مَا أَنزَلَ اللّهُ عَلَى بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى نُوراً وَهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيراً وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُواْ أَنتُمْ وَلاَ آبَاؤُكُمْ قُلِ اللّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ.(۹۱/ الانعام)

اوران لوگوں نے اللہ تعالی کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جبکہ یوں کہدیا کہ اللہ تعالی نے کسی بشر پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی، آپ کہیئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس

کو موسیٰؑ لائے تھے؟ جس کی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کیلئے ہدایت ہے جس کو تم نے متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کردیتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے پھر ان کو ان کے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجئے۔

(۱۷) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَآفَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُواْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُون (۱۲۲/التوبۃ) (علم دین کی ضرورت)

اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ (جہاد کے واسطے) سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے تا کہ باقی ماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جبکہ وہ ان کے پاس آویں ڈراویں وہ باتیں سن کر احتیاط رکھیں۔

(۱۸) وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُواْ حَتَّى جَاءهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُون (۹۳/یونس)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے ان کو نفیس چیزیں کھانے کو دی انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہانتک کہ ان کے پاس علم پہنچ گیا یقینی بات ہے کہ آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

(۱۹) وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيم (۶/یوسف)

اور اسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب کرے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا اور تم پر اور یعقوب کے خاندان پر اپنا انعام کامل کرے گا جیسا اس کے قبل تمہارے دادا پردادا پر اپنا انعام کامل کر چکا ہے واقعی تمہارا رب بڑا علم و حکمت والا ہے۔(خوابوں کی تعبیر کا علم)

(۲۰) وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِين (۲۲/یوسف)

اور جب وہ (یوسفؑ) جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۲۱) قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي (۳۷/ یوسف) (یوسفؑ نے) فرمایا کہ جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تم کو کھانے کیلئے جیل خانہ میں ملتا ہے میں اس کے آنے سے پہلے اس کی حقیقت تم کو بتلا دیا کرتا ہوں یہ بتلا دینا اس علم کی بدولت ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا ہے۔

(۲۲) رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ (۱۰۱/یوسف)

اے میرے پروردگار آپ نے مجھ کو سلطنت کا بڑا حصہ دیا اور مجھ کو خوابوں کی تعبیر دینا تعلیم فرمایا۔ (علم کی نعمت کا اظہار)

(۲۳) وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِيّاً وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ (۳۷:الرعد)

اور اگر آپ (بفرضِ محال) ان کے نفسانی خیالات کا اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم پہنچ چکا ہے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

(۲۴) وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ .(۷۰/النحل)

اور اللہ تعالی نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرتا ہے اور بعضے تم میں وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں، جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالی بڑے علم والے بڑی قدرت والے ہیں۔

(۲۵) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا (۳۶/ بنی اسرائیل)

اور جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔

(۲۶) وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّن الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (۸۵/ بنی اسرائیل)

اور یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے، اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

(۲۷) فَوَجَدَا عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْما (۶۵/الكهف)

سوانہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک کو اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھایا تھا۔

(حضرت خضر علیہ السلام کا علم)

(۲۸) قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً (۶۶/الكهف)

موسیٰ نے ان سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط سے کہ جو علم مفید آپ کو سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو سکھلا دیں۔(حضرت موسیٰ کی حضرت خضر علیہ السلام سے علم سکھلانے کی درخواست)

(۲۹) يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً (۱۲/مريم)

اے یحییٰ کتاب کو مضبوط ہو کر لو اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں سمجھ عطا فرمائی تھی۔

(۳۰) يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِيّا (۴۳/مريم)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام کا علم)

اے میرے باپ میرے پاس ایسا علم پہنچا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تو تم میرے کہنے پر چلو تم کو سیدھا راستہ بتلاوں گا۔

(۳۱) فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً. (طه/۱۱۴)

سواللہ تعالی جو بادشاہ حقیقی ہے بڑا عالیشان ہے اور قرآن (پڑھنے) میں قبل اس کے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے عجلت نہ کیجئے اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجیے۔(علم کے بڑھانے کی دعا)

(۳۲) وَلُوطاً آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (۷۴/الانبياء)

اور لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نے ان کو اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے بلاشبہ وہ لوگ بڑے بدذات بدکار تھے۔

(۳۳) فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلّاً آتَيْنَا حُكْماً وَعِلْماً وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

وَالطَّيۡرَ وَكُنَّا فَاعِلِيۡنَ .(۷۹ الانبیاء) (حضرت سلیمان صاحبِ علم وحکمت)

سوہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمانؑ کو دی اور یوں ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور کرنے والے ہم تھے۔

(۳۴) وَلَقَدۡ آتَيۡنَا دَاوُدَ وَسُلَيۡمَانَ عِلۡماً وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۔(۱۵/النمل) اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی (حضرت داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے علم جیسی نعمتِ عظمیٰ حاصل ہونے پر کلماتِ شکر کہے)

(۳۵) قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهُ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتَابِ أَنَا آتِيۡكَ بِهِ قَبۡلَ أَنۡ يَرۡتَدَّ إِلَيۡكَ طَرۡفُكَ .(۴۰/النمل)

جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لا کر کھڑا کر سکتا ہوں (صاحبِ علم کی بے نظیر طاقت)

(۳۶) فَلَمَّا جَاءَتۡ قِيۡلَ أَهٰكَذَا عَرۡشُكِ قَالَتۡ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوۡتِيۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَكُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ .(۴۴/النمل)

سو جب بلقیس آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے وہ کہنے لگی کہ ہاں ہے تو ایسا ہی اور ہم لوگوں کو تو اس واقعہ سے پہلے ہی تحقیق ہو چکی ہے اور ہم مطیع ہو چکے ہیں۔

(۳۷) بَلِ ادَّارَكَ عِلۡمُهُمۡ فِی الۡآخِرَةِ بَلۡ هُمۡ فِیۡ شَكٍّ مِّنۡهَا بَلۡ هُمۡ مِّنۡهَا عَمُوۡنَ (۶۶/النمل)

کیونکہ آخرت کے دن کے بارے میں ان کے علم کی دھجیاں بکھر چکی ہیں، بلکہ بہت سے لوگ تو حساب کے دن کے بارے میں شک میں پڑ کر اندھے بنے پھرتے ہیں۔

(۳۸) وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسۡتَوٰی آتَيۡنَاهُ حُكۡماً وَعِلۡماً وَكَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِيۡنَ (۱۴/القصص) (حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحبِ علم وحکمت)

اور جب (موسیٰ علیہ السلام بھری جوانی کو پہنچے اور درست ہو گئے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

(۳۹) قَالَ إِنَّمَا أُوۡتِيۡتُهُ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ (۷۸/القصص)

(قارون) کہنے لگا کہ مجھ کو تو یہ سب کچھ میری ہنرمندی سے ملا ہے (اپنے علم وہنر پر قارون کا غرور)

(۴۰) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (۸/الحج)

اوربعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدونِ واقفیت (یعنی علم ضروری)اور بدونِ دلیل اور بدون کسی روشن کتاب کے تکبر کرتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں۔

(۴۱) فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۸۳/المؤمن)

غرض جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کرآئے تو وہ لوگ اپنے علم پر بڑے نازاں ہوئے جوان کوحاصل تھااوران پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے(علم پرنازاں ہونے کاانجام)

(۴۲) وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ـ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ .(۱۷/الجاثية)(بنی اسرائیل پرعلم،نبوت آسمانی کتاب جیسی نعمتیں)

اورہم نے بنی اسرئیل کوکتاب آسمانی اورحکمت اورنبوت دی تھی اورہم نے ان کونفیس نفیس چیزیں کھانے کودی تھیں اورہم نے ان کو دنیا جہاں والوں پرفوقیت دی اورہم نے ان کو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں سوانہوں نے علم ہی کے آنے کے بعد باہم اختلاف کیا بوجہ آپس کی ضداضدی کے۔

(۴۳) أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُون (۲۳/الجاثية)

سوکیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدااپنی خواہش نفسانی کو بنارکھا ہے اور خداتعالیٰ نے اس کو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کردیا ہے اور خداتعالیٰ نے اس کے کان اوردل پرمہر لگادی ہے اوراس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے سوایسے شخص کو بعد خدا کے کون ہدایت کرے کیاتم پھربھی نہیں سمجھتے؟

(۴۴) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفاً خَبِيراً (۳۴/الاحزاب)

اورتم ان آیات الٰہیہ کواوراس علم کو یادرکھوجس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے بیشک اللہ رازدان ہے پوراخبردار ہے(ازواج مطہرات کواللہ کا یہ حکم کہ آیات الٰہیہ اورعلم کو یادرکھودلالت ہے اس بات پر کہ علم سے غفلت نہیں کرنا چاہیے)

(۴۵) أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (۱/الانشراح)

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم سے) کشادہ نہیں کر دیا؟

(۴۶) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ـلَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ (۶/التکاثر)

ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجب الاتباع سے) اس بات کو جان لیتے واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔

(۴۷) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۲/الجمعه)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

(۴۸) وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُوْلُواْ الأَلْبَاب (۷/آل عمران)

جو لوگ علم دین میں پختہ کار ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین رکھتے ہیں سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہل عقل ہیں۔

(۴۹) لَـٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أُوْلَـٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْراً عَظِيماً .(۱۶۲/النساء)

لیکن ان یہود میں جو لوگ علم میں پختہ ہیں اور جو ایمان لے آنے والے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ کے پاس بھیجی گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے بھیجی گئی تھی اور جو نماز کی پابندی کرنے والے ہیں اور جو زکواۃ دینے والے ہیں اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں سو ایسے لوگوں کو ہم ضرور ثواب عظیم عطا فرماوینگے۔

(۵۰) اِنَّاأَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء (۴۴/المائدة)

بے شک توراۃ بھی ہم نے نازل کی تھی جس میں ہدایت اور نور تھا، اسلام لانے والوں پر اور یہودی بن جانے والوں پر اللہ کے نبیوں نے اسی کتاب کا فیصلہ لاگو کیا اور تمام خدا پرست درویش اور عالم لوگ بھی اسی کتاب کے حکم کو ماننے کے پابند بنائے گئے، اس لئے کہ یہ سب کے سب اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار اور اللہ کے حکم کو جاری کرنے کے گواہ بنائے گئے۔

(۵۱) لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (۶۳/المائدۃ)

ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے ؟ واقعی ان کی یہ عادت بری ہے۔(نہی المنکر سے غافل علماء ومشائخ یہود کو تنبیہ)

(۵۲) لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَاناً وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (۸۲/المائدہ)

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود اور ان مشرکین کو پاوینگے اور ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگوں کو پائیے گا جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں۔

(۵۳) شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمَاً بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمِ. (۱۸/آل عمران)

گواہی دی اللہ نے اس کی کہ بجز اس کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی، اور معبود بھی وہ اس شان کے ہیں کہ اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں وہ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۵۴) وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۶۸/یوسف)

(یعقوب) بلاشبہ بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ ہم نے ان کو علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔(حضرت یعقوب علیہ السلام بڑے عالم تھے)

(۵۵) وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (۷۶/یوسف)

اور تمام علم والوں سے بڑھ کر ایک بڑا علم والا ہے۔

(۵۶) قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْن (۸۶/یوسف)

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو اپنے رنج وغم کی صرف اللہ سے شکایت کرتا ہوں اور اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(۵۷) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيْراً قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيْ أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْن (۹۶/یوسف) پس جب خوشخبری لانے والا آپہنچا تو اس نے وہ کرتہ ان کے منہ پر لاکر ڈال دیا پس فوراً ہی ان کی آنکھیں کھل گئیں، آپ نے فرمایا کیوں؟ میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے

(۵۸) أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الْأَلْبَاب (۱۹/الرعد) جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ جو آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ سب حق ہے کیا ایسا شخص اس کی طرح ہوسکتا ہے جو کہ اندھا ہے پس نصیحت تو سمجھ دار ہی لوگ قبول کرتے ہیں۔

(۵۹) ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ كُنتُمْ تُشَاقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالْسُّوْءَ عَلَى الْكَافِرِيْن (۲۷/النحل)

پھر قیامت کے دن اللہ تعالی ان کو رسوا کرے گا اور یہ کہے گا کہ میرے شریک جن کے بارے میں تم لڑائی جھگڑا کرتے تھے وہ اب کہاں ہیں؟ جاننے والے کہیں گے کہ آج پوری رسوائی اور عذاب کافروں پر ہے۔

(۶۰) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالاً نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۴۳/النحل) اور ہم نے آپ کے قبل بھی صرف آدمی ہی رسول بنا کر معجزات اور کتابیں دے کر بھیجے ہیں کہ ان پر وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو علم نہیں تو دوسرے اہلِ علم سے پوچھ دیکھو۔

(۶۱) وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالاً نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۷/النبیاء)

اور ہم نے آپ کے قبل بھی صرف آدمی ہی رسول بنا کر معجزات اور کتابیں دے کر بھیجے ہیں کہ ان پر وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو علم نہیں تو دوسرے اہلِ علم سے پوچھ دیکھو۔

(۶۲) وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوْبُهُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۴/الحج)

اس امر کا زیادہ یقین کرلیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو ایمان پر زیادہ قائم ہو جاویں پھر ان کی طرف ان کے دل اور بھی جھک جاویں اور واقعی ان ایمان والوں کو اللہ تعالی ہی راہِ راست دکھلاتا ہے۔

(۶۳) وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ (۸۰/القصص)

اور جن لوگوں کو فہم عطا ہوئی تھی وہ کہنے لگے ارے تمہارا ناس ہو اللہ تعالی کے گھر کا ثواب ہزار درجہ بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے کہ ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور وہ (ثواب کامل طور پر) انہی کو دیا جاتا ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

(۶۴) أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ (۱۹۷/الشعراء)

کیا ان لوگوں کیلئے یہ بات دلیل نہیں ہے کہ اس (پیشن گوئی) کو علمائے بنی اسرائیل جانتے ہیں

(۶۵) وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ (۴۳/العنکبوت)

اور ہم ان قرآنی مثالوں کو لوگوں کے سمجھانے کیلئے بیان کرتے ہیں اور ان مثالوں کو پس علم والے لوگ سمجھتے ہیں۔

(۶۶) بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ (۴۹/العنکبوت) بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے بس ضدی لوگ انکار کیے جاتے ہیں۔

(۶۷) وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۵۶/الروم)

اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم نوشتۂ خداوندی کے موافق قیامت کے دن دیکھ رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے اور لیکن تم یقین نہ کرتے تھے۔(اہل علم وایمان کا قیامت کے دن مجرمین سے خطاب)

(۶۸) وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (۶/سبا) اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو آپ کے رب کی

طرف سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ خدائے غالب محمود کا راستہ بتلاتا ہے۔(اہل علم کا قرآن مجید سے گہرا تعلق)

(۷۹) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء (۲۸/فاطر)

اورخدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو(اس کی عظمت) کا علم رکھتے ہیں۔

(۷۰) مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَاراً بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۵/الجمعة) (بےعمل علماءِ یہود کی مثال)

جن لوگوں کوتورات پرعمل کرنے کاحکم دیا گیا پھرانہوں نے اس پرعمل نہیں کیا ان کی حالت اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوے ہے غرض ان لوگوں کی بری حالت ہے جنہوں نے خدا کی آیتوں کوجھٹلایا اوراللہ تعالی ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۸۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۱۱/المجادلة)

اے ایمان والوجب تم کو کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کھول دوتو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا اور جب یہ کہا جاوے کہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتو اٹھ کھڑے ہوجایا کرو، اللہ تعالی تم میں ایمان والوں کے اوران لوگوں کے جن کوعلم عطا ہوا ہے درجے بلند کرے گا اور اللہ تعالی کوتمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

(۸۱) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ (۹/الزمر)

آپ کہیے کیا علم والے اور جہل والے کہیں برابر ہوتے ہیں؟ وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہلِ عقلِ سلیم ہیں۔

(۸۲) قُلْ آمِنُواْ بِهِ أَوْ لاَ تُؤْمِنُواْ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ سُجَّداً (بنی اسرائیل: ۱۰۷)

وہ لوگ جن کو پہلے علم دیا گیا ہے جب ان کوآیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

جہالت اور جاہل

(۱) وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَىَ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۱۳/البقرة)

اور یہود کہنے لگے کہ نصاریٰ کسی بنیاد پر قائم نہیں اور نصاریٰ کہنے لگے کہ یہود کسی بنیاد پر نہیں حالانکہ یہ سب کتابیں بھی پڑھتے ہیں اسی طرح یہ لوگ جو کہ بے علم ہیں ان کا سا قول کہنے لگے سو اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان فیصلہ کردینگے قیامت کے روز ان تمام میں جن میں وہ باہم اختلاف کررہے تھے۔

(۲) وَقَالَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ لَوْلاَ يُكَلِّمُنَا اللّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (۱۱۸/البقرة)

اور بعضے جاہل یوں کہتے ہیں کہ خود ہم سے کیوں نہیں کلام فرماتے اللہ تعالیٰ یا ہمارے پاس کوئی اور ہی دلیل آجاوے؟ اسی طرح وہ جاہل لوگ بھی کہتے چلے آئے ہیں ان ہی کا سا قول ان سب کے قلوب باہم ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ہم نے تو بہت سی دلیلیں صاف صاف بیان کردی ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین چاہتے ہیں۔

(۳) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُواْ حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ شَيْئاً وَلاَ يَهْتَدُون (۱۰۴/المآئدة)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے، اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔

(۴) وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُواْ بَقَرَةً قَالُواْ أَتَتَّخِذُنَا هُزُواً قَالَ أَعُوذُ بِاللّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ .(۶۷/البقرة)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک بیل ذبح کرو، وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم کو مسخرا بناتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا نعوذ باللہ جو میں ایسی جہالت والوں کا سا کام کروں۔

(۵) وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لاَ يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلاَّ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَظُنُّونَ (۷۸/البقرة)

اوران (یہودیوں) میں بہت سے ناخواندہ بھی ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے لیکن دل خوش کن باتیں اور وہ لوگ اور کچھ نہیں مگر خیالات پکا لیتے ہیں۔

(۶) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (۱۹۹/الاعراف) (جاہلوں سے کنارہ کشی کا حکم)

سرسری برتاؤ کو قبول کرلیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہوجایا کیجئے

(۷) وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقاً فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّماً فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلاَ تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۳۵/الانعام)

اوراگرآپ کوان کا اعراض گراں گزرتا ہے تو اگرآپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر اللہ تعالی کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہ پر جمع کردیتا سو آپ نادانوں میں سے نہ ہوجیئے۔ (جاہلوں میں سے نہ ہونے کا حکم)

(۸) قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلاَ تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُون (۸۹/یونس)

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی سو تم مستقیم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں (بے علموں کی اتباع سے منع کیا گیا)

(۹) وَيَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالاً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللّهِ وَمَا أَنَاْ بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَلَكِنِّيَ أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُون (۲۹/ہود)

(حضرت نوحؑ نے فرمایا) اوراے میری قوم میں تم سے اس تبلیغ پر کچھ مال نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور میں تو ان ایمان والوں کو نکالتا نہیں یہ لوگ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں لیکن واقعی میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جہالت کررہے ہو۔ (نوح علیہ السلام کی جاہل قوم)

(۱۰) قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴۶/ہود)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے نوح یہ شخص (ابن نوح) تمہارے گھر والوں میں نہیں یہ تباہ کار ہے، مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کرو جس کی تم کو خبر نہیں، میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادان نہ بن جاؤ۔ (حضرت نوح علیہ السلام کو نادان نہ بننے کی نصیحت)

(۱۱) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (۳۳/یوسف)

یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب! جس کام کی طرف یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں اس سے تو جیل خانہ میں جانا ہی مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کرینگے تو ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔ (حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا)

(۱۲) قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ (۸۹/یوسف)

یوسف علیہ السلام نے فرمایا وہ بھی تم کو یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب کہ تمہاری جہالت کا زمانہ تھا۔ (برادرانِ یوسف کی جہالت)

(۱۳) وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (۶۳/الفرقان) اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ جہالت کی بات چیت کرتے ہیں تو وہ رفعِ شر کی بات کہتے ہیں۔

(۱۴) قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ (۶۴/الزمر)

کہہ دیجئے کہ اے جاہلو کیا پھر بھی تم مجھ کو غیراللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو؟ (مشرک جاہلوں سے رسول ﷺ کا خطاب)

(۱۵) ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸/الجاثیۃ)

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقے پر کر دیا سو آپ اسی طریقے پر چلے جائیے، اور ان جاہلوں کی خواہش پر نہ چلئے۔ (جاہلوں کی خواہش پر نہ چلنے کا حکم)

(۱۶) وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵۴/الانعام)

اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۱۷) وَلَا تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ فَيَسُبُّواْ اللّهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ (۱۰۸/ الانعام)

اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر وہ براہِ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے۔

(۱۸) وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلآئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلاً مَّا كَانُواْ لِيُؤْمِنُواْ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ (۱۱۱/الانعام)

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لاکر جمع کردیتے تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے، ہاں اگر خدا ہی چاہے تو اور بات ہے، لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔

(۱۹) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۴۴/الانعام) تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالی پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے، یقیناً اللہ تعالی ظالم لوگوں کو راستہ نہ دکھلاویں گے۔

(۲۰) وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْاْ عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُواْ يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَـهاً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (۱۳۸/الاعراف)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں کو لگے بیٹھے تھے کہنے لگے، اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کردیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں، آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے (بنی اسرائیل کی جہالت)

(۲۱) الأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْراً وَنِفَاقاً وَأَجْدَرُ أَلاَّ يَعْلَمُواْ حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۹۷/التوبۃ) دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا ہی چاہئے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالی بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۲۲) بَلْ كَذَّبُواْ بِمَا لَمْ يُحِيطُواْ بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (۳۹/ یونس)

بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز ان کو اس کا اخیر نتیجہ نہیں ملا، جو کافر لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی جھٹلایا تھا، سو دیکھ لیجئے ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا؟

(۲۳) وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (۲۱/یوسف)

اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔

(۲۴) لِيَحْمِلُواْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلاَ سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۔(۲۵/النحل) نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ ان لوگوں کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کا پورا بوجھ اور جن کو یہ لوگ بے علمی سے گمراہ کررہے تھے ان کے گناہوں کا بھی کچھ بوجھ اپنے اوپر اٹھانا پڑے گا خوب یاد رکھو کہ جس گناہ کو یہ اپنے اوپر لاد رہے ہیں وہ برا بوجھ ہے۔

(۲۵) ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُواْ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۱۹/النحل)

پھر آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے برا کام کرلیا پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور (آئندہ) کے لئے اپنے اعمال درست کرلیے تو آپ کا رب اس (توبہ) کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

(۲۶) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ (۳/الحج)

اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بے جانے بوجھے جھگڑا کرتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہولیتے ہیں۔

(۲۷) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (۲۰/لقمٰن)

اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدون واقفیت اور بدون دلیل اور بدون کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔

(۲۸) وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلاً ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ (الزخرف:۱۷)

(حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کے ہونے کی خبر دی جاتی ہے جس کو خدا رحمٰن کا نمونہ یعنی اولاد بنا رکھا ہے (مراد بیٹی ہے) تو اس قدر ناراض ہو کہ سارا دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے۔(زمانۂ جاہلیت کا ایک مذموم طریقہ)

(۲۹) قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ (۲۳/الاحقاف)

انہوں نے فرمایا کہ پورا علم خدا ہی کو ہے اور مجھ کو تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے میں تم کو وہ پہنچا دیتا ہوں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نری جہالت کی باتیں کرتے ہو۔

(۳۰) يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ .(۶/ الحجرت)

اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کرلیا کرو، کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچادو پھر اپنے کئے پر پچتانا پڑے۔

تکبر اور متکبر

(۱) أَفَكُلَّمَا جَاءَ كُمْ رَسُولٌ بِمَا لاَ تَهْوَى أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ (۸۷/البقرۃ)

کیا جب کبھی بھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لائے جن کو تمہارا دل نہ چاہتا تھا جب ہی تم نے تکبر کرنا شروع کردیا، سو بعضوں کو تو تم نے جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو قتل ہی کرڈالتے تھے۔

(۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَاد (۲۰۶/البقرۃ)

اور جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا خوف کر تو نخوت (تکبر) اس کو اس گناہ پر آمادہ کردیتی ہے، سو ایسے شخص کی کافی سزا دوزخ ہے، اور وہ بری ہی آرام گاہ ہے۔

(۳) وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّهِ فَإِنَّ اللّهِ سَرِيعُ الْحِسَاب (۱۹/آل عمران)

اور اہلِ کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے اور جو شخص اللہ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے ہیں۔

(۴) لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْداً لِّلّهِ وَلاَ الْمَلآئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيهِ جَمِيعاً (۱۷۲/ النسآء)

مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کرینگے اور نہ مقرب فرشتے اور جو شخص خدا تعالیٰ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو خدا تعالیٰ ضرور سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کرینگے۔

(۵) ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَاناً وَأَنَّهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُون (۸۲/المائدۃ)

یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں (علماء و مشائخ یہود) اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں۔

(۶) فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُواْ بِمَا أُوتُواْ أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ (۴۴/الانعام)

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہانتک کہ جب ان چیزوں پر جوان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔

(۷) اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (۹۳/الانعام) آج تم کو ذلت کی سزا دی جاوے گی اس سبب سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں بکتے تھے اور تم اللہ تعالی کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔ (تکبر کی سزا ذلت کا عذاب)

(۸) قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلاَّ تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَاْ خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (۱۲/الاعراف) حق تعالی نے فرمایا، تو جو سجدہ نہیں کرتا تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جب کہ میں تجھ کو حکم دے چکا؟ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے۔ (ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ انانیت کی وجہ سے نہیں کیا)

(۹) وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُواْ عَنْهَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُون (۳۶/الاعراف)

اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھوٹا بتاوینگے اور ان سے تکبر کرینگے وہ لوگ دوزخ والے ہونگے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُواْ عَنْهَا لاَ تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (۴۰/الاعراف)

بیشک جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور ان کے ماننے سے تکبر کرتے ہیں ان کیلئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائینگے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جاوینگے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر سے نہ چلا جاوے اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۱۱) وَنَادَى أَصْحَابُ الأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُواْ مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُون (۴۸/الاعراف)

اور اہلِ اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے، کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔

(۱۲) سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْاْ كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُواْ بِهَا .(۱۴۶/الاعراف)

میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لاویں۔

(۱۳) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلاَتٍ فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْماً مُّجْرِمِينَ (۱۳۳/ الاعراف)

پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ (موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے تکبر کا انجام)

(۱۴) إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُون (۲۰۶/الاعراف)

یقیناً جو (ملائکہ) تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

(۱۵) لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئاً وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِين (۲۵/التوبہ)

تم کو خدا تعالی نے بہت موقعوں میں غلبہ دیا اور حُنین کے دن بھی جب کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرہ ہو گیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

(۱۶) ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْماً مُّجْرِمِين (۷۵/یونس)

پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنے معجزات دے کر بھیجا سو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ جرائم کے خوگر تھے۔ (فرعون اور اس کے سرداروں کا تکبر)

(۱۷) وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُور (۱۰/هود)

اور اگر اس کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دکھ درد رخصت ہوا وہ اترانے لگتا ہے شیخی بگھارنے لگتا ہے۔

(۱۸) اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَشَاءُ وَیَقۡدِرُ وَفَرِحُواْ بِالۡحَیَاةِ الدُّنۡیَا وَمَا الۡحَیَاةُ الدُّنۡیَا فِیۡ الآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ (۲۶/الرعد)

اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے یہ کفار لوگ دنیوی زندگی پر اتراتے ہیں اور یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک متاع قلیل کے اور کچھ بھی نہیں۔

(۱۹) وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِیۡ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِیۡ الأَرۡضِ مِن دَآبَّةٍ وَالۡمَلآئِکَةُ وَهُمۡ لاَ یَسۡتَکۡبِرُونَ. (۴۹/النحل)

اور اللہ کی مطیع ہیں جتنی چیزیں چلنے والی آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں اور فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

(۲۰) وَقَضَیۡنَا إِلَى بَنِیۡ إِسۡرَائِیۡلَ فِیۡ الۡکِتَابِ لَتُفۡسِدُنَّ فِیۡ الأَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوّاً کَبِیۡرا (۴/ بنی اسرائیل)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات بتلا دی تھی کہ تم سرزمین (شام) میں دوبار خرابی کروگے اور بڑا زور چلانے لگو گے۔

(۲۱) وَلاَ تَمۡشِ فِیۡ الأَرۡضِ مَرَحاً إِنَّکَ لَن تَخۡرِقَ الأَرۡضَ وَلَن تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُولا (۳۷/بنی اسرائیل)

اورزمین پراتراتا ہوا مت چل کیونکہ تو نہ زمین کو پھاڑسکتا ہے اور نہ (بدن کوتان کر) پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔

(۲۲) وَإِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلاَئِکَةِ اسۡجُدُواۡ لآدَمَ فَسَجَدُواۡ إَلاَّ إِبۡلِیۡسَ قَالَ أَأَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنـا (۶۱/بنی اسرائیل) اور جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سوان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے بنایا ہے؟

(۲۳) إِلَى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَئِهِ فَاسۡتَکۡبَرُوا وَکَانُوا قَوۡماً عَالِیۡنَ (۴۶/المؤمنون)

فرعون اور اسکے درباروں کے پاس بھی پیغمبر بنا کر بھیجا سوان لوگوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی متکبر

(۲۴) قَدۡ کَانَتۡ آیَاتِیۡ تُتۡلَى عَلَیۡکُمۡ فَکُنتُمۡ عَلَى أَعۡقَابِکُمۡ تَنکِصُونَ۔مُسۡتَکۡبِرِیۡنَ بِهِ سَامِراً تَهۡجُرُونَ (۶۷/المؤمنون)

میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جایا کرتی تھیں تو تم الٹے پاوں بھاگتے تھے تکبر کرتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے بیہودہ بکتے ہوئے۔

(۲۵) وَتَنۡحِتُونَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوتاً فَارِهِينَ (۱۴۹/ الشعراء)

اور کیا تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اتراتے ہوئے مکان بناتے ہو؟ (قوم ثمود کا اترانا)

(۲۶) فَلَمَّا جَاءَ سُلَيۡمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللّٰهُ خَيۡرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلۡ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمۡ تَفۡرَحُونَ (۳۶/النمل)

سوجب وہ فرستادہ سلیمان کے پاس پہنچا اور تحفے پیش کیئے تو سلیمانؑ نے فرمایا کیا تم لوگ مال سے میری امداد کرتے ہو؟ سواللہ نے جو مجھ کو دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے ہاں تم ہی اس ہدیہ پر اتراتے ہوگے۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرستادۂ بلقیس کو جواب)

(۲۷) وَإِذَا تُتۡلَى عَلَيۡهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسۡتَكۡبِراً كَأَن لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا كَأَنَّ فِيۡ أُذُنَيۡهِ وَقۡراً فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۷/لقمٰن)

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے، سو اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔

(۲۸) وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِيۡ الۡأَرۡضِ مَرَحاً إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُورٍ (۱۸/لقمٰن) اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

(۲۹) وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرۡجُونَ لِقَاءَ نَا لَوۡلَا أُنزِلَ عَلَيۡنَا الۡمَلَائِكَةُ أَوۡ نَرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسۡتَكۡبَرُوا فِيۡ أَنفُسِهِمۡ وَعَتَوۡ عُتُوّاً كَبِيراً (۲۱/الفرقان)

اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے سے اندیشہ نہیں رکھتے وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ حد سے بہت دور نکل گئے ہیں۔

(۳۰) تِلۡكَ الدَّارُ الۡآخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوّاً فِيۡ الۡأَرۡضِ وَلَا فَسَاداً وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِينَ (۸۳/القصص) یہ عالم آخرت ہم انہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

(۳۱) إِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّداً وَسَبَّحُوا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ (۱۵/السجدة)

پس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

(۳۲) اسْتِكْبَاراً فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّءِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلاً وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلاً (۴۳/فاطر)

دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کو اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے سو کیا اسی دستور کے یہ منتظر ہیں جو اگلے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے

(۳۳) قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ (۷۵/ص) حق تعالی نے فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی کیا تو غرور میں آ گیا یا یہ کہ تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔(ابلیس کا غرور)

(۳۴) فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ (۳۸/حم السجدۃ)

پھر اگر یہ لوگ تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے مقرب ہیں وہ شب وروز اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ اس ذرا نہیں اکتاتے۔

(۳۵) وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ۔يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِراً كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۸/الجاثیة)

بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کیلئے جو جھوٹا ہو نافرمان ہو جو خدا کی آیتوں کو سنتا ہے جبکہ وہ اس کے اوپر پڑھی جاتی ہیں پھر بھی وہ تکبر کرتا ہوا اسی طرح اڑا رہتا ہے، جیسے اس نے ان کو سنا ہی نہیں ایسے شخص کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔

(۳۶) فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۴۹/الزمر)

پھر جس وقت اس مشرک آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم ان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو تدبیر سے ملی ہے، بلکہ وہ ایک آزمائش ہے، لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

(۳۷) بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (۵۹/الزمر)

ہاں! بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچتی تھیں سوتو نے ان کو جھٹلایا اور جھٹلانا کسی شبہ سے نہ تھا بلکہ تو نے تکبر کیا اور کافروں میں شامل رہا۔

(۳۸) أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُونَ۔وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ۔وَأَنتُمْ سَامِدُونَ (۶۱/النجم)

سو کیا تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو

(۳۹) إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ۔إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ (۳۵/الصفت)

اور ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے۔

(۴۰) إِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُونَ فِيْ آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِيْ صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (۵۶/المؤمن)

جو لوگ بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو خدائی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بڑائی ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں، سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہیے بیشک وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا۔

(۴۱) ذَلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِيْ الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ (۷۵/المؤمنون)

یہ سزا اس کے بدلہ میں ہیکہ تم دنیا میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اتراتے تھے۔

(۴۲) إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِيْ الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيْمٌ (۴۲/الشوریٰ)

الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(۴۳) أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (۵۲/الزخرف)

بلکہ میں ہی افضل ہوں اس شخص سے جو کہ کم قدر ہے اور قوتِ بیانیہ بھی نہیں رکھتا (فرعون کی انانیت)

(۴۴) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (۱۰/الاحقاف)

آپ کہہ دیجیے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آوے اور تم تکبر ہی میں رہو بیشک اللہ تعالی بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتے۔

(۴۶) إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶/النسآء)

بیشک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں

(۴۷) وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُواْ وَاسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً أَلُيماً وَلاَ يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيرا (۱۷۳/النساء)

اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا تو ان کو سخت دردناک سزا دینگے اور وہ لوگ کسی غیر اللہ کو اپنا یار اور مددگار نہ پاویں گے۔

(۴۸) وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَاللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيط (۴۷/الانفال)

اور ان کافر لوگوں کے مشابہ مت ہونا کہ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور اللہ تعالی ان کے اعمال کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

(۴۹) قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُواْ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحاً مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ قَالُواْ إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ۔قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا بِالَّذِيَ آمَنتُمْ بِهِ كَافِرُون (۷۶/الاعراف)

ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ بیشک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے، وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس چیز پر یقین لائے ہوئے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں۔

(۵۰) إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (۲۲/النحل)

تمہارا معبودِ برحق ایک ہی معبود ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہو رہے ہیں اور وہ قبول حق سے تکبر کرتے ہیں۔

(۵۱) وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَرا (۳۴/الکهف)

اوراس شخص کے پاس اور بھی تمول کا سامان تھا سوایک بار اپنے اس دوسرے ملاقاتی سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے کرتے کہنے لگا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور مجمع بھی میرا زبردست ہے۔

(۵۲) إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ (۷۶/القصص)

قارون موسیٰ علیہ السلام کی برادری میں سے تھا سو وہ ان لوگوں کے مقابلے میں تکبر کرنے لگا اور ہم نے اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں کئی کئی زورآور شخصوں کو گرانبار کر دیتی تھیں جب کہ اس کو اس کی برادری نے کہا کہ تو اترامت واقعی اللہ تعالی اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۵۳) وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالاً وَأَوْلَاداً وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ (۳۵/سبا)

اورانہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا۔

(۵۴) فَادْخُلُواْ أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (۲۹/النحل)

سو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو، غرض تکبر کرنیوالوں کا وہ برا ٹھکانہ ہے۔

(۵۵) قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (۷۲/الزمر)

کہا جاویگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ اس میں رہا کرو، غرض تکبر کرنیوالوں کا برا ٹھکانہ ہے۔

(۵۶) وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ (۶۰/الزمر) اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا، کیا ان متکبرین کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

(۵۷) وَقَالَ مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ (۲۷/المؤمن)

اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خرد ماغ شخص کے شر سے جو روزِ حساب پر یقین نہیں رکھتا۔

(۵۸) كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (۳۵/المؤمنون)

اور اسی طرح اللہ تعالی ہر مغرور جابر کے پورے قلب پر مہر کر دیتا ہے۔

(۵۹) لَا جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (۲۳/النحل)

ضروری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے یقینی ہے کہ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۶۰) وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ (۱۴/النمل) اور (غضب تو یہ تھا کہ) ظلم اور تکبر کی راہ سے ان (معجزات) کے بالکل منکر ہو گئے حالانکہ ان کے دلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا، سو دیکھئے کیسا برا انجام ہوا ان مفسدوں کا؟

تواضع اور متواضع

(۱) وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ (۲۰۵/الاعراف)

اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی بہ نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہلِ غفلت میں شمار مت ہونا۔

(۲) وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵۳/یوسف)

اور میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا کیونکہ نفس تو بری ہی بات بتلاتا ہے بجز اس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے، بلاشبہ میرا رب مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے (حضرت یوسف علیہ السلام کی انکساری)

(۳) وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ (۷۶/المومنون)

اور ہم نے انکو گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے اپنے رب کے سامنے فروتنی کی اور نہ عاجزی اختیار کی۔

(۴) أَوَ لَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّداً لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَالْمَلَآئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (۴۹/النحل)

کیا ان لوگوں نے اللہ کی ان پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی ایک طرف کو کبھی دوسری طرف کو اس طور پر جھکتے جاتے ہیں کہ خدا کے تابع ہیں اور وہ چیزیں بھی عاجز ہیں اور اللہ کی مطیع ہیں جتنی چیزیں چلنے والی آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں اور فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

(۵) إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُون (۲۳/هود)

جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے اچھے کام کیئے اور اپنے رب کی طرف جھکے ایسے لوگ اہلِ جنت ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہا کرینگے۔

(۶) قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلا (۳۷/الکھف) اس سے اس کے ملاقاتی نے (جو کہ دیندار اور غریب تھا) جواب کے طور پر کہا کہ کیا تو اس ذات کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھ کو صحیح وسالم آدمی بنایا (متکبر ملاقاتی سے متواضع ملاقاتی کی گفتگو)

(۷) تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُونَ عُلُوّاً فِيْ الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۸۳/القصص) یہ عالم آخرت ہم انہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

(۸) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِيْنَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً (۶۳/الفرقان) اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ دفعِ شر کی بات کرتے ہیں۔

(۹) الصَّابِرِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْمُنفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَار (۱۷/آل عمران)

صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور (اللہ کے سامنے) فروتنی کرنے والے ہیں اور مال خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں (اٹھ اٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

بخل اور بخیل

(۱) اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۶۸/البقرۃ)

شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات (یعنی بخل) کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ تعالی تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ معاف کردینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ تعالی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں۔

(۲) وَلاَ تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلاَ تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً (۲۹/بنی اسرائیل) اورنہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہیے اورنہ بالکل ہی کھول دینا چاہیے ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہوکر بیٹھ رہوگے۔

(۳) وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً (۶۷/الفرقان)

اور وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(۴) قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلاً۔ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ (۱۸/الاحزاب)

اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو مانع ہوتے ہیں اور جو اپنے (نسبی یا وطنی) بھائیوں سے یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ اور لڑائی میں بہت ہی کم آتے ہیں تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے۔

(۵) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (۲۴/الحدید)

جو ایسے ہیں کہ (حبِ دنیا کی وجہ سے) خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں اور جو شخص اعراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں سزاوارِ حمد ہیں۔

(۶) وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۹/الحشر)

اور جو شخص طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۷) تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى۔وَجَمَعَ فَأَوْعَى۔إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعاً (۱۹/المعارج)

وہ (نارِ جہنم) اس شخص کو بلاوے گی جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اس کو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا، انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے۔

(۸) وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۔وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۔فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (۱۰/اللیل)

اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کیلئے سامان دے دیں گے۔

(۹) وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۱۸۰/آل عمران)

اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کیلئے اچھی ہوگی بلکہ یہ بات ان کیلئے بہت ہی بری ہے وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور (اخیر میں) آسمان و زمین اللہ ہی کا رہ جاوے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

(۱۰) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِينا (۳۷/النساء)

جو کہ بخل کرتے ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں اور وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے دی ہے اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کیلئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۱۱) الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُواْ اللّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُون (۶۷/التوبة)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک طرح کے ہیں کہ بری بات کی تعلیم دیتے ہیں اور اچھی بات سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں، انہوں نے خدا کا خیال نہ کیا بلاشبہ یہ منافق بڑے ہی سرکش ہیں۔

(۱۲) هَاأَنتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (۳۸/محمد)

ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جاتا ہے سو بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کرو گے تو خدائے تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دیگا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

(۱۳) أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ۔ وَأَعْطَى قَلِيلاً وَأَكْدَى (۳۴/النجم)

تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا مال دیا اور پھر بند کر دیا۔

(۱۴) أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذاً لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرا (۵۳/النسآء)

ہاں! کیا ان کے پاس کوئی حصہ ہے سلطنت کا سوایسی حالت میں تو اور لوگوں کو ذرا سی چیز بھی نہ دیتے

(۱۵) قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّى إِذاً لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الإِنفَاقِ وَكَانَ الإنسَانُ قَتُوراً (۱۰۰/بنی اسرائیل)

آپ فرما دیجیے کہ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مختار ہوتے تو اس صورت میں تم اس کے خرچ کرنے کے اندیشہ سے ضرور ہاتھ روک لیتے اور آدمی بڑا تنگ دل ہوتا ہے۔

سخاوت اور سخی

(۱) وَلاَ تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلاَ تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُورا (۲۹/بنی اسرائیل) اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہئے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیے ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہو کر بیٹھ رہو گے۔

(۲) وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (۷۷/القصص)

اور تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصہ فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالی نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی بندوں کے ساتھ احسان کیا کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو، بیشک اللہ تعالی اہل فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(۳) فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (۷/الیل)

سو جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے۔

راست بازی اور راست باز (سچائی اور سچا)

(۱) قَالُواْ نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ (۱۱۳/المائدۃ) وہ (حواریین) بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس (مائدہ) میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جاویں۔

(۲) قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِيْن (۲۶/یوسف)

یوسف علیہ السلام نے کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی اوراس عورت کے خاندان میں سے ایک گواہ نے شہادت دی کہ ان کا کرتہ اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یہ جھوٹے۔ (حضرت یوسف علیہ السلام کی سچائی کی قدرتی گواہی)

(۳) ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ (۹/الانبیاء)

پھر ہم نے جو ان سے وعدہ کیا یعنی ان کو اور جن جن کو منظور ہوا ہم نے نجات دی اور حد سے گزرنے والوں کو ہلاک کیا۔

(۴) قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ (۲۷/النمل)

سلیمانؑ نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھے لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔(حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہدہد سے خطاب)

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيْداً (۷۰/الاحزاب)

اے ایمان والواللہ سے ڈرواور راستی کی بات کہو۔

(۶) قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ (۸۴/ص)

اِرشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو سچ ہی کہا کرتا ہوں۔

(۷) وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءَ كُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِيْنَ (۲۳/البقرة)

اوراگر تم کچھ خلجان میں ہواس کتاب کی نسبت جو ہم نے نازل فرمائی ہے اپنے بندوں پر تو پھر تم بنالاؤ ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہواور بلالو اپنے حمایتیوں کو جو خدا سے الگ تجویز کرر کھے ہیں اگر تم سچے ہو۔

(۸) الَّذِيْنَ قَالُواْ لإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُواْ لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَؤُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْن (۱۶۸/آل عمران)

یہ ایسے لوگ ہیں کہ اپنے بھائیوں کی نسبت بیٹھے ہوئے باتیں بناتے ہیں کہ اگر ہمارا کہنا مانتے تو قتل نہ کیئے جاتے آپ فرمادیجئے کہ اچھا تو اپنے اوپر سے موت کو ہٹاؤ اگر تم سچے ہو۔

(۹) اَللّٰهُ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا (۸۷/النساء) اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں وہ ضرور تم سب کو جمع کرینگے قیامت کے دن، اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی؟

(۱۰) وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا (۱۲۲/النساء)

خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور سچا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کا کہنا صحیح ہوگا؟

(۱۱) قَالَ اللّٰهُ هَذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۱۹/المائدہ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آوے گا، ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں، یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۱۲) قُلْ أَرَأَيْتُكُم إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ (۴۰/الانعام) آپ کہیے کہ اپنا حال تو بتلاؤ کہ اگر تم پر خدا کا کوئی عذاب آپڑے یا تم پر قیامت ہی آپہنچے تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہیں۔

(۱۳) قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۷۰/الاعراف) وہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا آپ ہمارے پاس اس واسطے آئے ہوں گے کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں اور ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو۔

(۱۴) قَالَ إِنْ كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۱۰۶/الاعراف)

فرعون نے کہا کہ اگر آپ کوئی معجزہ لے کر آئے ہیں تو اس کو اب پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں۔

(۱۵) قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ. (۱۷/یوسف)

(برادران) کہنے لگے کہ ابا ہم سب تو آپس میں دوڑنے لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے اپنی چیزوں کے پاس چھوڑ دیا بس ایک بھیڑیا ان کو کھا گیا اور آپ تو ہمارا کاہے کو یقین کرنے لگے گو ہم کیسے ہی سچے ہوں۔

(۱۶) قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَاْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۔ (۵۱/ یوسف) عزیز کی بی بی کہنے لگی کہ اب تو حق بات ظاہر ہی ہوگئی، میں نے ان سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی اور بیشک وہی سچے ہیں۔

(۱۷) وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُون (۸۲/یوسف)

اوراس بستی (یعنی مصر) والوں سے پوچھ لیجیے جہاں ہم موجود تھے اوراس قافلہ والوں سے پوچھ لیجیے جن میں ہم شامل ہوکر آئے ہیں اور یقین جانئے ہم بالکل سچ کہتے ہیں (برادران یوسف علیہ السلام کی گفتگو)

(۱۸) عَفَا اللّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُواْ وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِين (۴۳/التوبة)

اللہ تعالی نے آپ کو معاف کردیا، آپ نے ان کو اجازت کیوں دیدی تھی؟ جب تک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہوجاتے اور جھوٹوں کو معلوم نہ کر لیتے۔

(۱۹) لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِين (۷/الحجر)

تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے؟ (کفارِ مکہ کا بے جا مطالبہ)

(۲۰) وَأَتَيْنَاكَ بَالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُون (۶۴/الحجر)

اور ہم آپ کے پاس یقینی ہونے والی چیز لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

(۲۱) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِيّا (۴۱/مریم)

اوراس کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کیجیے، وہ بڑے راستی والے پیغمبر تھے۔

(۲۲) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَّبِيّاً (۵۴/مریم)

اوراس کتاب میں اسمعیل کا بھی ذکر کیجیے، بلاشبہ وہ وعدے کے بڑے سچے تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے۔

(۲۳) وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِيّا (۵۶/مریم)

اوراس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کیجئے، بیشک وہ بڑے راستی والے نبی تھے۔

(۲۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِين (۱۱۹/ التوبة)

اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اور (عمل میں) سچوں کے ساتھ رہو۔

(۲۵) أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِين .(۱۳/هود)

کیا (اس کی نسبت) یوں کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آپ نے اس کو (اپنی طرف سے) خود بنالیا ہے (جواب میں) فرما دیجئے کہ (اگر یہ میرا بنایا ہوا ہے) تو (اچھا) تم بھی اس جیسی دس سورتیں (جوتمہاری) بنائی ہوئی (ہوں) لے آؤ اور اپنی مدد کے لئے جن جن غیر اللہ کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

(۲۶) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ (۳/العنکوبت)

اور ہم تو ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے ہوگزرے ہیں، سواللہ تعالی ان لوگوں کو جان کر رہے گا جو سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہے گا۔

(۲۷) لِيَسْأَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَاباً أَلِيْماً (۸/الاحزاب)

تا کہ ان سچوں سے ان کے سچ کی تحقیقات کرے اور کافروں کیلئے اللہ تعالی نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲۸) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً (۲۳/الاحزاب)

ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں اور انہوں نے ذرا تغیر وتبدل نہیں کیا۔

(۲۹) لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِيْنَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيْماً (۲۴/الحزاب)

یہ واقعہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ تعالی مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ غفور رحیم ہیں۔

(۳۰) إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيْماً (۳۵ الاحزاب)

جو لوگ اللہ کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور

صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۳۱) وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ (۶/النور)

اور جو لوگ اپنی بی بیوں کو تہمت لگائیں اوران کے پاس بجزاپنے اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ان کی شہادت یہی ہے کہ چند بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بیشک میں سچا ہوں۔

(۳۲) قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ (۳۱/الشعراء)

فرعون نے کہا کہ اچھا تو وہ دلیل پیش کرو اگر تم سچے ہو؟

(۳۳) قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (۴۹/النمل) انہوں نے کہا کہ آپس میں سب اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم شب کے وقت صالحؑ اور ان کے متعلقین کو مارینگے پھر ہم ان کے وارث سے کہہ دینگے کہ ہم ان کے متعلقین کے مارے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔

(۳۴) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ (۲۵/الملک)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو۔

جھوٹ اور جھوٹا

(۱) وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُون (۷۵/آل عمران)

اور وہ لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ لگاتے ہیں اور وہ بھی جانتے ہیں۔

(۲) وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللّٰهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُون (۷۸/آل عمران) اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بات جانتے بھی ہیں۔

(۳) يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورا (۱۲۰/النساء)

شیطان ان لوگوں سے وعدے کیا کرتا ہے اوران کو ہوسیں دلاتا ہے اورشیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔

(۴) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُون (۲۱/الانعام)

اوراس سے زیادہ اورکون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ تعالیٰ کی آیات کوجھوٹا بتلاوے ایسے بے انصافوں کورستگاری نہ ہوگی۔

(۵) انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُواْ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُون (۲۴/الانعام)

ذرا دیکھوتو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پراورجن چیزوں کووہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہوگئیں۔

(۶) فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّهُ مَرَضاً وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُون (۱۰/البقرة)

ان کے دلوں میں بڑا مرض ہے سواوربھی بڑھادیا اللہ تعالی ان کومرض اور ان کیلئے سزائے دردناک ہےاس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

(۷) انظُرْ كَيفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الكَذِبَ وَكَفَى بِهِ إِثْماً مُّبِينا (۵۰/النساء)

دیکھ تو یہ لوگ اللہ پر کیسی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اوریہی بات صریح مجرم ہونے کیلئے کافی ہے۔

(۸) وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيم (۹۰/التوبه)

اورکچھ بہانہ بازلوگ دیہاتیوں میں سے آئے تاکہ ان کو (گھر رہنے کی) اجازت مل جائے اورجنہوں نے خدا سے اوراس کے رسول سے (دعویٰ ایمان میں) بالکل ہی جھوٹ بولا تھا اوروہ بالکل ہی بیٹھ رہے ان میں جوکافر رہیں گے ان کودردناک عذاب ہوگا۔

(۹) قَالُواْ يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لِّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِين (۱۷/يوسف)

(برادران) کہنے لگے کہ ابا ہم سب تو آپس میں دوڑنے لگ گئے اوریوسفؑ کو ہم نے اپنی چیزوں کے پاس چھوڑ دیا بس ایک بھیڑیا ان کوکھا گیا اورآپ تو ہمارا کاہے کو یقین کرنے لگے گوہم کیسے ہی سچے ہوں۔

(۱۰) وَجَآؤُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (۱۸/یوسف)

اور یوسف علیہ السلام کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگالائے تھے یعقوب علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے سوصبر ہی کرونگا جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا اور جو باتیں تم بناتے ہوان میں اللہ ہی مدد کرے۔

(۱۱) وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِيْن (۲۷/یوسف)

اور اگر وہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہےتو عورت جھوٹی اور یہ سچے ہیں۔

(۱۲) وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ الْنَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ (۶۲/النحل)

اور اللہ تعالیٰ کیلئے وہ امور تجویز کرتے ہیں جن کو خود پسند کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹے دعوے کرتے جاتے ہیں کہ ان کیلئے ہر طرح کی بھلائی ہے لازمی بات ہے کہ ان کیلئے دوزخ ہے اور بیشک وہ لوگ سب سے پہلے (دوزخ میں) بھیجے جاویں گے۔

(۱۳) وَلاَ تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـذَا حَلاَلٌ وَهَـذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ لاَ يُفْلِحُونَ۔مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْم (۱۱۶/النحل)

اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا جھوٹا زبانی دعوی ہے ان کی نسبت یوں مت کہہ دیا کرو کہ فلانی چیز حلال ہے اور فلانی چیز حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگادو گے بلاشبہ جولوگ اللہ پر جھوٹ تہمت لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پاوینگے۔

(۱۴) مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً (۵/الکھف) نہ تو اس کی کوئی دلیل ان کے پاس ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کے پاس تھی، بڑی بھاری بات ہے جوان کے منہ سے نکلتی ہے اور وہ لوگ بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں۔

(۱۵) وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (۳۰/الحج)

اور ان مخصوص چوپاؤں کو باستثناء ان کے جوتم کو پڑھ کر سنادیئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال کردیا گیا ہے تو تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے کنارہ کش رہو۔

(۱۶) إِنَّمَا يَفْتَرِيُ الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَأُوْلـئِكَ هُمُ الْكَاذِبُون (۱۰۵/النحل)
بس جھوٹ افترا کرنے والے تو یہ ہی لوگ ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہ لوگ ہیں پورے جھوٹے۔

(۱۷) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِيُ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْن (۱۴۴/الانعام) تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالی پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے؟ تا کہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالی ظالم لوگوں کو راستہ نہ دکھلاویں گے۔

(۱۸) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاؤُوا ظُلْماً وَزُوراً (۴/الفرقان)
اور کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں نرا جھوٹ ہے جس کو ایک شخص نے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی امداد کی ہے سو یہ لوگ بڑے ظالم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

(۱۹) إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِيْنَ (۳۸/المؤمنون)
(مکذبین نے کہا) بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم تو ہرگز اس کو سچا نہ سمجھیں گے۔

(۲۰) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِيْنَ (۳۲/الزمر) سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچ بات کو جب کہ اس کے پاس پہنچی جھٹلا دے کیا جہنم میں ایسے کافروں کا ٹھکانا نہ ہوگا؟

(۲۱) وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُواْ عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ (۶۰/الزمر) اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا کیا ان متکبرین کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟

(۲۲) وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ وَإِن يَكُ كَاذِباً فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِن يَكُ صَادِقاً يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (۲۸/المومن)
اور ایک مومن شخص نے جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا کیا تم ایک ایسے شخص کو اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب

کی طرف سے دلیلیں لیکر آیا ہے؟ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو وہ جو کچھ پیش گوئی کر رہا ہے اس میں سے کچھ تم پر پڑے گا، اللہ تعالی ایسے شخص کو مقصود تک نہیں پہنچاتا جو حد سے گزر جانے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔

(۲۳) اَلَّذِيۡنَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِيْ وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَراً مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوراً (۲/المجادلة)

تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں (مثلاً یوں کہہ دیتے ہیں انت علی کظھر امی) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا اور وہ لوگ بلاشبہ ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں۔

(۲۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيۡنَ تَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۱۴/المجادلة)

کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے؟ یہ لوگ نہ تو تم میں ہیں اور نہ ان ہی میں ہیں اور جھوٹی بات پر قسم کھا جاتے ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں۔

(۲۵) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِباً (۵/الجن)

اور ہمارا یہ خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ کہیں گے۔

(۲۶) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (۱۰/القلم)

اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت جھوٹی قسمیں کھانے والا ہو۔

(۲۷) بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُواْ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ وَلَوْ رُدُّواْ لَعَادُواْ لِمَا نُهُواْ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (۲۸/الانعام)

بلکہ جس چیز کو اس کے قبل دبایا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آ گئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیج دیئے جاویں تب بھی یہ وہی کام کریں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں

(۲۸) فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَ وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن (۶۱/آل عمران)

پس جو شخص آپ سے عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں حجت کرے آپ کے پاس علم آئے پیچھے تو

آپ فرما دیجئیے کہ آجاؤ ہم بلالیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو پھر ہم خوب دل سے دعا کریں اس طور سے کہ اللہ کی لعنت بھیجیں ان پر جو (اس بحث میں) ناحق پر ہیں۔

(۲۹) قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وِإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِيْن (۶۶/الاعراف)

ان کی قوم میں جو آبرودار کافر تھے انہوں نے کہا کہ ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بیشک تم کو جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں۔(قوم عاد کا حضرت ھودؑ کو جھوٹا سمجھنا)

(۳۰) فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقاً فِيْ قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُواْ اللّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُواْ يَكْذِبُون (۷۷/التوبۃ) سو اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق قائم کردیا جو خدا کے پاس جانے کے دن تک رہیگا اس سبب سے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اپنے وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

(۳۱) وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُون (۴۲/التوبۃ)

اور ابھی خدا کی قسم کھاجاوینگے کہ اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ضرور ہم تمہارے ساتھ چلتے یہ لوگ (جھوٹ بول بول کر) اپنے آپ کو تباہ کررہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں

(۳۲) عَفَا اللّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُواْ وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِيْنَ (۴۳/التوبۃ)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کردیا آپ نے ان کو اجازت کیوں دیدی تھی؟ جب تک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہوجاتے اور جھوٹوں کو معلوم نہ کرلیتے۔

(۳۳) قَالُواْ فَمَا جَزَآؤُهُ إِنْ كُنتُمْ كَاذِبِيْنَ (۷۴/یوسف)

ان (ڈھونڈنے والے) لوگوں نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے نکلے تو اس (چور) کی کیا سزا ہوگی؟

(۳۴) وَإِذَا رَأَى الَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ شُرَكَاءَهُمْ قَالُواْ رَبَّنَا هَؤُلاءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْ مِن دُوْنِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُون (۸۶/النحل)

اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے شریک یہی ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم ان کی پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام کو متوجہ کرینگے کہ تم جھوٹے ہو۔

(۳۵) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُواْ مَسْجِداً ضِرَاراً وَكُفْراً وَتَفْرِيْقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ الْحُسْنَى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْن (۱۰۷/التوبة)

اور بعضے ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کیلئے مسجد بنائی ہے کہ (اسلام کو) ضرر پہنچائیں اور (اس میں بیٹھ بیٹھ کر) کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس کے قبل سے خدا ورسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھا جاوینگے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

(۳۶) بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ (۹۰/المومنون)

بلکہ ہم نے ان کو سچی بات پہنچائی ہے اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔

(۳۷) وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ (۷/النور)

اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔

(۳۸) لَوْلَا جَاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِندَ اللّٰهِ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ (۱۳/النور) یہ لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے ؟ سو جس صورت میں لوگ گواہ نہ لائے تو بس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹے ہیں۔

(۳۹) يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ (۲۲۳/الشعراء)

اور جو (شیاطین کی خبریں سننے کیلئے) کان لگا دیتے ہیں اور وہ بکثرت جھوٹ بولتے ہیں۔

(۴۰) قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ (۲۷/النمل)

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھے لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔

(۴۱) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ (۳/العنکبوت)

اور ہم تو ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے ہوگزرے ہیں سو اللہ تعالی ان لوگوں کو جان کر رہے گا جو سچے تھے اور جھوٹوں کو جان کر رہے گا۔

(۴۲) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (۳/الزمر)

اللہ تعالی ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا جو جھوٹا اور کافر ہو۔

(۴۳) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ ـ إِلَى فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ (۲۴/المؤمن)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ جادوگر جھوٹا ہے۔

(۴۴) أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ (۲۵/القمر)

کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے۔(قوم ثمود کا حضرت صالح علیہ السلام پر بہتان)

(۴۵) وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (۷/الجاثیۃ) بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کیلئے جو جھوٹا ہو، نافرمان ہو۔

نیک بخت اور بدبختی

(۱) يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ۔ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ (۱۰۶/هود)

جس وقت وہ دن آئے گا کوئی شخص بدون خدا کی اجازت کے بات تک نہ کرسکے گا پھر ان میں بعضے تو شقی (یعنی کافر) ہونگے اور بعضے سعید (یعنی مومن) ہونگے سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال میں ہونگے کہ اس میں ان کی چیخ پکار پڑی رہے گی۔

(۲) وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ (۱۰۸/هود)

اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو وہ جنت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا۔

(۳) وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا (۳۲/مریم)

اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا۔(حضرت عیسیٰ کا ماں کی گود میں بولنا)

(۴) فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (۱۲۳/طٰہٰ)

پس جو اتباع کرے گا تو وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقی ہوگا۔

(۵) قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ (المؤمنون:۱۰۶)

وہ (دوزخی) کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا اور بیشک ہم گمراہ تھے۔

(۶) قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَـؤُلاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّى لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَونُ مَثْبُوراً (۱۰۲/بنی اسرئیل)

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو خوب جانتا ہے کہ یہ (عجائبات) خاص آسمان اورزمین کے پروردگار نے بھیجے ہیں جوکہ بصیرت کیلئے کافی ذرائع ہیں اور میرے خیال میں ضرور کمبختی کے دن آ گئے ہیں۔

(۷) وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۔الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ۔ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (۱۳/الاعلیٰ)

اور جو شخص بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر نہ اس میں مرہی جاوے گا اور نہ جیے گا۔

(۸) كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۔إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا (۱۲/الشمس)

قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا اٹھ کھڑا ہوگا۔

حرص، حریص اور قانع

(۱) وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزاً أَوْ إِعْرَاضاً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحاً وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (۱۲۸/النساء)

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال بددماغی یا بے پرواہی کا ہو سو دونوں کو اس امر میں کوئی گناہ نہیں کہ دونوں باہم ایک خاص طور پر صلح کرلیں اور یہ صلح بہتر ہے اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ رکھو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالی تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

(۲) أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِى يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُوْلَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً (۱۹/الاحزاب)

تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے، سو جب خوف پیش آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری

ہو، پھر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں مال پر حرص لیئے ہوئے

(۳) وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔(۳۶/الحج)

اور قربانی کے اونٹ اور گائے (اور اسی طرح بھیڑ اور بکری کو) ہم نے اللہ کی یادگار بنایا ہے ان جانوروں میں تمہارے فائدے ہیں سو تم ان پر کھڑے ہو کر اللہ کا نام لیا کرو پس جب وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی محتاج کو بھی کھانے کو دو ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے زیر حکم کر دیا تا کہ تم شکر کرو۔

حیاداری اور حیادار

(۱) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ .(۵/المؤمنون)

اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں۔

(۲) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً (۷۲/الفرقان)

اور وہ بے ہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر (اتفاقاً) بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

(۳) وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (۳۷/الشوریٰ)

اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

(۴) الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ (۳۲/النجم)

وہ لوگ ایسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے۔

(۵) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ـ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ـ(۳۰/المعارج) اور جو اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی لونڈیوں سے کیونکہ ان پر کوئی الزام نہیں۔

(۶) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (۳۱/المعارج)

ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلب گار ہو ایسے لوگ حد شرعی سے نکلنے والے ہیں

بے حیائی اور بے حیا

(۱) وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا (۱۵/النساء)

اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بیبیوں میں سے سو تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کرلو سو اگر وہ گواہی دیدیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھو یہانتک کہ موت ان کا خاتمہ کردے یا اللہ تعالی ان کیلئے کوئی اور راہ تجویز فرمادیں۔

(۲) يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا (۱۰۸/النساء)

جن لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ آدمیوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ تعالی سے نہیں شرماتے حالانکہ وہ اس وقت ان کے پاس ہے جب کہ وہ خلافِ مرضی الٰہی گفتگو کے متعلق تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ تعالی ان کے سب اعمال کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہیں۔

(۳) وَإِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً قَالُواْ وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ. (۲۸/الاعراف)

اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالی نے بھی ہم کو یہی بتلایا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا، کیا خدا کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے۔

(۴) قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۳۳/الاعراف)

آپ فرمادیجئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کی تم سند نہ رکھو۔

(۵) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِين (۲۴/یوسف)

اوراس عورت کے دل میں تو انکا خیال (عزم کے درجہ میں) جم ہی رہا تھااورانکوبھی اس عورت کا خیال کچھ کچھ ہو چلا تھا، اگراپنے رب کی دلیل کوانہوں نے نہ دیکھا ہوتا تو زیادہ خیال ہوجانا عجب نہ تھا، ہم نے اس طرح انکوعلم دیا تا کہ ہم ان سے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو دوررکھیں، وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

(۶) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِين. (۳۲/یوسف)

یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب جس (واہیات) کام کی طرف یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں اس سے تو جیل خانہ میں جانا ہی مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کرینگے تو ان کی (صلاح) کی طرف مائل ہوجاوں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔

(۷) إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُون (۹۰/النحل)

بیشک اللہ تعالی اعتدال اوراحسان اوراہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں، اللہ تعالی تم کواس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۸) وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلا. (۳۲/بنی اسرائیل)

اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بری راہ ہے۔

(۹) إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (۱۹/النور)

جولوگ (بعد نزول ان آیات کے بھی) چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا چرچا ہوان کیلئے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک مقرر ہے اور اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۱۰) وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ۔أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ. (۵۵/النمل)

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا تھا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ سمجھدار ہو، کیا تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر (اوراس کی برائی میں کوئی شبہ نہیں) بلکہ تم جہالت کر رہے ہو۔

(۱۱) اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (۴۵/ العنکبوت)

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے آپ اسے پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھیئے، بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالی تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔

(۱۲) يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً ۔(۳۰/الاحزاب) اے نبی کی بیبیو! جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے۔

(۱۳) وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (۳۷/الشوریٰ)

اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

(۱۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً .(۱/الطلاق)

اے پیغمبر! (آپ لوگوں سے کہد یجئے کہ) جب تم لوگ اپنی عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو (زمانۂ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (یعنی طہر میں) طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے، ان عورتوں کو ان کے رہنے کے گھروں سے مت نکالو (کیونکہ سکنی مطلقہ کا مثل منکوحہ کے واجب ہے) اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں مگر ہاں کوئی کھلی گمراہی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے مقرر کیے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکامِ خداوندی سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا، تجھ کو خبر نہیں شاید اللہ تعالی بعد (اس طلاق دینے) کے کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

حلم

(۱) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ (۱۱۴/التوبۃ) اور ابرہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کیلئے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف اس وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی ابراہیم بڑے رحیم المزاج حلیم الطبع تھے۔

(۲) إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيب .(۷۵/ھود)

واقعی ابراہیم علیہ السلام بڑے حلیم الطبع، رحیم المزاج، رقیق القلب تھے۔

(۳) وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِين (۶۸/الانعام)

اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں عیب جوئی کررہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہوجا یہاں تک کہ وہ کوئی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلادے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔

(۴) يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (۷۶/ھود)

اے ابراہیم! اس بات کو جانے دو، تمہارے رب کا حکم آچکا ہے اور ان پر ضرور ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں۔

(۵) يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَـذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (۲۹/یوسف)

اے یوسف! اس بات کو جانے دو اور اے عورت تو اپنے قصور کی معافی مانگ بیشک سرتاسر تو ہی قصوروار ہے۔

(۶) فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ .(۹۴/الحجر)

غرض آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے اس کو صاف صاف سنا دیجیے اور ان مشرکین کی پروانہ کیجیے

(۷) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً (۶۳/الفرقان)

اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ بات کرتے ہیں تو وہ رفعِ شر کی بات کہتے ہیں۔

(۸) فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ .(۸۹/الزخرف)

تو آپ ان سے بے رخ رہیے اور یوں کہہ دیجیے کہ تم کو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہوجاوے گا۔

(۹) فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّى عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا .(۲۹/النجم)

تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجیے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیوی زندگی کے اس کو کوئی مقصود نہ ہو۔

(۱۰) وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ (۵۵/القصص)

اور جب کوئی لغو سنتے ہیں اس کو ٹال جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا کیا ہمارے سامنے آویگا (بھائی) ہم تم کو سلام کرتے ہیں ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

(۱۱) فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُواْ حَظّاً مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِ وَلاَ تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىَ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمُ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِين .(۱۳/المائدہ)

تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند شخصوں کے، آپ ان کو معاف کر دیجئیے اور ان سے درگزر کیجئے، بلاشبہ اللہ تعالی خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

(۱۲) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِين .(۱۹۹/الاعراف)

سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئیے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جایا کیجئے

(۱۳) فَإنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ وَالأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُواْ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَاد (۲۰/آل عمران)

پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئیے کہ میں تو اپنا رخ خالص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی اور کہیے اہل کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ لوگ بھی راہ پر آ جاویں گے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لیں گے بندوں کو..

(۱۴) أُولَـئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيغًا (۶۳/النساء)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے سو آپ ان سے تغافل کر جایا کیجیے اور ان کو نصیحت فرماتے رہئے اور ان سے خاص ان کی ذات کے متعلق کافی مضمون کہہ دیجئے۔

غصہ اور جھگڑا

(۱) إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ۔ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ (۵۵/الشعرء)

یہ لوگ (یعنی بنی اسرئیل ہماری نسبت) تھوڑی سی جماعت ہے اور انہوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے۔ (فرعون کا قول)

(۲) هَاأَنتُمْ أُوْلاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلاَ يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُور (۱۱۹/آل عمران)

ہاں تم ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلا محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے، آپ کہہ دیجئے کہ تم مر و اپنے غصہ میں، بیشک خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو۔

(۳) قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ۔ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّهُ عَلَى مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيم (۱۵/التوبة)

ان سے لڑو اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور ان کو ذلیل کرے گا اور تم کو ان پر غالب کرے گا اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو شفا دے گا اور ان کے قلوب کے غیظ کو دور کر دے گا اور جس پر منظور ہو گا اللہ تعالیٰ توجہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے عالم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۴) وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الألْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأعْدَاءَ وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِين (الاعراف:۱۵۰)

اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی۔ کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی اور (جلدی سے) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی

طرف گھسیٹنے لگے ہارون علیہ السلام نے کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں سو تم مجھ پر (سختی کر کے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

(۵) وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيّاً عَزِيزاً .(۲۵/الاحزاب)

اوراللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ مراد بھی پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کیلئے آپ ہی کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا زبردست ہے

(۶) وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (۳۷/الشوریٰ)

اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

(۷) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (۸/الملک)

جیسے معلوم ہوتا ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی، جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جاوے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہیں آیا تھا؟

(۸) وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِين (۴۶/الانفال)

اوراللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور نزاع مت کرو (نہ اپنے امام سے نہ آپس میں) ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۹) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ (۴۵/النمل)

اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس ان کے (برادری کے) بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو، سو اچانک ان میں دو فریق ہو گئے جو (دین کے بارے میں) باہم جھگڑنے لگے۔

(۱۰) وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ (۱۵/القصص)

اور موسیٰ علیہ السلام شہر میں (یعنی مصر میں کہیں باہر سے) ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے باشندے بے خبر (پڑے سو رہے) تھے تو انہوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو ان کی برادری میں کا تھا اور دوسرا مخالفین میں سے تھا سو وہ جوان کی برادری کا تھا اس نے موسیٰؑ سے اس کے مقابلہ میں جو ان کے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک گھونسا مارا سو اس کا کام ہی تمام کر دیا، موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ یہ تو شیطانی حرکت ہوگئی، بیشک شیطان کھلا دشمن ہے

(۱۱) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ (۱/المجادلة)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی اور (اپنے رنج وغم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔

طعنہ زنی اور گالی گلوج

(۱) مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهِ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّيْنِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا (۴۶/النساء)

یہ لوگ جو یہودیوں میں سے ہیں کلام کو اس کے مواقع سے دوسری طرف پھیر دیتے ہیں اور یہ کلمات کہتے ہیں سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور رَاعِنَا اس طور پر کہ اپنی زبانوں کو پھیر کر اور دین میں طعنہ زنی کی نیت سے اور اگر یہ لوگ یہ کلمات کہتے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا اور اِسْمَعْ اور اَنْظُرْنَا تو یہ بات ان کے لئے بہتر ہوتی اور موقع کی بات تھی مگر ان کو خدا تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب اپنی رحمت سے دور پھینک دیا، اب وہ ایمان نہ لائیں گے، ہاں مگر تھوڑے سے آدمی ...

(۲) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِی الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَإِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ (۵۸/التوبة)

اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں جو صدقات (تقسیم کرنے) کے بارے میں آپ پر طعن کرتے ہیں سو اگر ان صدقات میں سے (ان کی خواہش کے مطابق) ان کو مل جاتا ہے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر ان صدقات میں سے ان کو (ان کی خواہش کے موافق) نہیں ملتا تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

(۳) وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُون (۱۲/التوبة)

اوراگروہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اورتمہارے دین اسلام پر طعن کریں تو تم لوگ اس قصد سے کہ یہ باز آجاویں ان پیشوایانِ کفر سے لڑو کیونکہ اس صورت میں انکی قسمیں باقی نہیں رہیں۔

(۴) الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيم (۷۹/التوبة)

یہ منافقین ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اوران لوگوں پر جن کو بجز محنت ومزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا، یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں، اللہ تعالی ان کو اس تمسخر کا بدلہ دے گا اوران کیلئے دردناک سزا ہوگی۔

(۵) فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُوْلَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً .(۱۹/الاحزاب)

پھر جب وہ خوف دور ہوجاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں مال پر حرص لئے ہوئے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو انکے تمام اعمال اللہ نے بیکار کر رکھے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱/الحجرت)

اے ایمان والو نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہیکہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے، اورجو (ان حرکتوں سے) باز نہ آوینگے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(۷) وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ فَيَسُبُّواْ اللّهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُون (۱۰۸/الانعام)

اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر وہ براہِ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے، ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو جتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے

تمسخر اور استہزا

(۱) اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْم .(۷۹/التوبة)

یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جن کو بجز محنت و مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالی ان کو اس تمسخر کا بدلہ دے گا۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱/الحجرت)

اے ایمان والو نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے، اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آوینگے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(۳) وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُواْ مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُواْ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُون (۳۸/هود)

اور وہ کشتی تیار کرنے لگے اور (اثنائے تیاری میں) جب کبھی انکی قوم میں سے کسی رئیس گروہ کا ان پر گزر ہوتا تو ان سے ہنسی کرتے آپ (نوح علیہ السلام) فرماتے کہ اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم تم پر ہنستے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے ہو۔

(۴) وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكَفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِي حَدِيْثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيْعاً (۱۴۰/النساء)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب احکام الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کردیں کہ اس حالت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے، یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں کو اور کافروں کو سب کو دوزخ میں جمع کردینگے۔

(۵) وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (۱۴/البقرة) اور جب ملتے ہیں وہ (منافقین) ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزاء کیا کرتے ہیں۔

(۶) وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ اتَّخَذُوهَا هُزُواً وَلَعِباً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَعْقِلُون (۵۸/المائدة)

اور جب تم نماز کیلئے اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں، یہ اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے۔

(۷) فَقَدْ كَذَّبُواْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (۵/الانعام)

سوانہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھوٹا بتلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی، سو جلدی ہی ان کو خبر مل جاوے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے۔

(۸) وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُواْ مِنْهُم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۱۰/الانعام)

اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی تمسخر کیا گیا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آ گھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔

(۹) وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ. (۶۵/التوبة)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دینگے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے تھے، آپ کہہ دیجیے گا کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے؟

(۱۰) وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (۸/هود)

اور اگر تھوڑے دنوں تک ہم ان سے عذاب کو ملتوی رکھتے ہیں تو (بطورِ انکار و استہزا) کہنے لگتے ہیں کہ اس عذاب کو کون چیز روک رہی ہے؟ یاد رکھو جس دن وہ ان پر آ پڑے گا تو پھر کسی کے ٹالے نہ ٹالے گا اور جس کے ساتھ یہ استہزا کر رہے تھے وہ ان کو آ گھیرے گا۔

(۱۱) وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (۳۲/الرعد)

اور بہت سے پیغمبروں کے ساتھ جو آپ کے قبل ہو چکے ہیں استہزا ہو چکا ہے پھر میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر میں نے ان پر داروگیر کی، سو میری سزا کس طرح کی تھی؟

(۱۲) وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُ وْنَ. (۱۱/الحجر)

اور کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزا نہ کیا ہو۔

(۱۳) فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُ وْنَ (۳۴/النحل)

آخر ان کے اعمالِ بد کی ان کو سزائیں ملیں اور جس عذاب پر وہ ہنستے تھے ان کو اسی نے آگھیرا۔

(۱۴) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُواً (۵۶/الکهف)

اور رسولوں کو تو ہم صرف بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں اور کافر لوگ ناحق کی باتیں پکڑ پکڑ کر جھگڑے نکالتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو بچلا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا اس کو دل لگی بنا رکھا ہے۔

(۱۵) وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۴۱/الانبیآء)

اور آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ان کے ساتھ بھی (کفار کی طرف سے) تمسخر کیا گیا تھا سو جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب واقع ہو گیا جس کے ساتھ وہ استہزا کرتے تھے۔

(۱۶) وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ (۳۶/الانبیاء)

اور یہ کافر لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں (اور آپس میں کہتے ہیں) کہ کیا یہی ہیں جو تمہارے معبودوں کا (برائی سے) ذکر کیا کرتے ہیں اور خود یہ لوگ رحمٰن کے ذکر پر انکار کیا کرتے ہیں۔

(۱۷) فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيّاً حَتَّى أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ (۱۱۰/المومنون)

سو تم نے ان کا مذاق مقرر کیا تھا یہاں تک (اس کا مشغلہ کیا) کہ مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے ہنسی کیا کرتے تھے۔

(۱۸) وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولاً (۴۱/الفرقان)

اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے تمسخر کرنے لگتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ کیا یہی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(۱۹) فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۶/الشعراء)

انہوں نے (دین حق کو) جھوٹا بتلادیا سو عنقریب ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جاوے گی جس کے ساتھ یہ استہزاء کیا کرتے تھے۔

(۲۰) ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاؤُوا السُّوأَى أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُون (۱۰/الروم) پھر ایسے لوگوں کا انجام جنہوں نے برا کام کیا تھا برا ہی ہوا اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔

(۲۱) يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۳۰/یٰسٓ)

افسوس ایسے بندوں کے حال پر کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔

(۲۲) وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُون (۴۸/الزمر)

اور (اس وقت) ان کو تمام اپنے برے اعمال ظاہر ہو جاوینگے، اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آ گھیرے گا۔

(۲۳) فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۸۳/المؤمن)

غرض جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے (اس) علم (معاش) پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا اور ان پر وہ عذاب آ پڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے۔

(۲۴) وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۷/الزخرف)

اور ان لوگوں کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔

(۲۵) وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئاً اتَّخَذَهَا هُزُواً أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۹/الجاثیة)

اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کیلئے (آخرت میں) ذلت کا عذاب ہے۔

(۲۶) وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۳۳/الجاثیة)

اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام اعمال ظاہر ہوجاوینگے اور جس عذاب کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آ گھیرے گا۔

(۲۷) وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعاً وَأَبْصَاراً وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون .(۲۶/الاحقاف)

اور ہم نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تم کو ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھ اور دل دیئے تھے، سو چونکہ وہ لوگ آیات الہیہ کا انکار کرتے تھے اس لئے نہ ان کے کان ذرا کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے اسی نے ان کو آ گھیرا۔

کینہ اور شیخی بازی

(۱) وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِين (۴۷/الحجر)

اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کردینگے کہ سب بھائی بھائی کی طرح (الفت ومحبت سے) رہیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کرینگے۔(جنتی حضرات کینہ سے پاک رہیں گے)

(۲) أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ .(۲۵/القمر)

کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے۔(حصرت صالح علیہ السلام پر ان کی قوم کی الزام تراشی)

(۳) سَيَعْلَمُونَ غَداً مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ .(۲۶/القمر)

ان کو عنقریب (مرتے ہی) معلوم ہوجائے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا۔

(۴) إِنَّ اللّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُورا. (۳۶/النساء)

بیشک اللہ تعالی ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں، شیخی کی باتیں کرتے ہوں

(۵) وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلّاً لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (۱۰/الحشر)

اور ان لوگوں کا بھی (اس مال فیئ میں حق ہے) جو ان کے بعد آئے جو (ان مذکورین کے حق میں) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم

سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے، اے ہمارے رب آپ بڑے مشفق رحیم ہیں۔

حسد اور مفاد پرستی

(۱) مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (۱۰۵/البقرة)

ذرا بھی پسند نہیں کرتے کافر لوگ خواہ ان اہل کتاب میں سے ہوں اور خواہ مشرکین میں سے اس امر کو کہ تم کو کسی طرح کی بہتری بھی نصیب ہو، تمہارے پروردگار کی طرف سے، حالانکہ اللہ تعالی اپنی رحمت کے ساتھ جس کو منظور ہوتا ہے مخصوص فرما لیتے ہیں اور اللہ تعالی بڑے فضل کرنے والے ہیں۔

(۲) وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَداً مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُواْ وَاصْفَحُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔(۱۰۹/البقرة) ان اہل کتاب (یہود) میں سے بہترے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر کافر کر ڈالیں محض حسد کی وجہ سے جو کہ خود ان کے دلوں ہی سے (جوش مارتا) ہے حق واضح ہوئے پیچھے، خیر اب تو معاف کرو اور درگزر کرو جب تک حق تعالی (اس معاملہ سے متعلق) اپنا حکم (قانونِ جدید) بھیجیں، بیشک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہیں۔

(۳) وَلاَ تُؤْمِنُواْ إِلاَّ لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَى هُدَى اللّهِ أَن يُؤْتَى أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۷۳/آل عمران)

اور صدقِ دل سے کسی کے روبرو اقرار مت کرنا مگر ایسے شخص کے روبرو جو تمہارے دین کا پیرو ہو اے محمد! آپ کہہ دیجیے کہ یقیناً ہدایت اللہ کی ہدایت ہے، ایسی باتیں اس لئے کرتے ہو کہ کسی اور کو بھی ایسی چیز مل رہی ہے جیسی تم کو ملی تھی یا اور لوگ تم پر غالب آجاویں تمہارے رب کے نزدیک، اے محمد! آپ کہہ دیجیے کہ بیشک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ ان کو جسے چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ بڑی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں۔

(۴) إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ .(۱۲۰/آل عمران)

اگرتم کوکوئی اچھی حالت پیش آتی ہےتو ان کیلئے موجبِ رنج ہوتی ہےاوراگرتم کوکوئی ناگوار حالت پیش آتی ہےتواس سے خوش ہوتے ہیں اوراگرتم استقلال اورتقویٰ کے ساتھ رہوتو ان لوگوں کی تدبیرتم کوذرابھی ضررنہ پہنچاسکے گی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پراحاطہ رکھتے ہیں۔

(۵) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكاً عَظِيماً (۵۴/النساء)

یادوسرے آدمیوں سے ان چیزوں پر جلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطافرمائی سوہم نے ابراہیم کے خاندان کوکتاب بھی دی ہےاورعلم بھی دیا ہےاورہم نے ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے۔

(۶) قَالَ يَا بُنَيَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُواْ لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِين .(۵/یوسف)

انہوں (یعقوب علیہ السلام) نے فرمایا کہ بیٹا اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا پس وہ تمہاری (ایذا رسانی کے) لئے کوئی خاص تدبیر کرینگے بلاشبہ شیطان آدمی کا صریح دشمن ہے۔(برادرانِ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی سے کس طرح حسد کیا اس کی تفصیل دیکھ لیں)

(۷) قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ۔ثُمَّ لآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلاَ تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِين (۱۷/الاعراف)

وہ (ابلیس) کہنے لگا بسبب اس کے کہ آپ نے مجھ کوگمراہ کیا میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کیلئے آپ کی سیدھی راہ پربیٹھوں گا پھران پرحملہ کروں گا ان کے آگے بھی اوران کے پیچھے سے بھی اوران کی داہنی جانب سے بھی اوران کی بائیں جانب سے بھی اورآپ ان میں سے اکثروں کواحسان ماننے والے نہ پایئے گا۔(ابلیس کا انسان سے حسد)

روحِ قرآن اکابرین ہند کی نظروں میں !

حضرت امیر شریعت مولانا حافظ الحاج ابوالسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی و مہتمم دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور

ان آیات کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر کے تلاش کرنے والوں کے سامنے پیش کر دینا قرآن مجید کی ایک اچھی خاصی خدمت ہے۔ اللہ پاک مولوی غیاث احمد رشادی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے اہلِ علم کے لئے یہ کام آسان کر دیا۔

حضرت العلامہ محمد انظر شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)

زیرتالیف روحِ قرآن کا مسودہ دیکھنے کو ملا، بہت خوب پایا۔ مولانا کی یہ کوشش کحل الجواہر سے کم نہیں ہے۔

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن مفتاحی صاحب دامت برکاتہم

سرپرست منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

روحِ قرآن کے نام سے جو ضخیم کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ مولانا کی محنتوں کا ایک شاہکار ہے۔ جو علماء، ائمہ، خطباء، واعظین، مؤلفین و مصنفین اور صاحب قلم اشخاص کے لئے قیمتی تحفہ ہے۔

حضرت العلامہ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

کتاب ''روحِ قرآن'' پر ہم نے سرسری نظر ڈالی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب قرآن کریم کے طالب علموں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگی۔

حضرت مولانا قاری حافظ الحاج ریاض الرحمٰن صاحب رشادی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب و امام جامع مسجد بنگلور سٹی و مہتمم جامع العلوم بنگلور

ہمارے عزیز محترم غیاث احمد صاحب رشادی کی ترتیب کردہ ''روحِ قرآن'' اپنے انداز ترتیب کے لحاظ سے ایک ''نیا کام'' محسوس ہوا۔ مقررین و واعظین کے لئے یہ ایک تحفہ گرانمایہ ہے۔

ناشر
منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا
MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA